کے ہاتھ میں ہے اور امریکہ ہی نہیں، بلکہ پوری دنیا کا پریس انہی کے اشارے پر کام کرتا ہے۔ اس وقت جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے، اس کے پیچھے اور بھی بہت سے محرکات ہیں، لیکن ان محرکات میں سے سب سے طاقتور یہودی لابی ہے۔ میں یہودیوں کے چہرے سے نقاب الٹنا چاہتا ہوں، تاکہ پوری دنیا کی اقوام کو بالخصوص اور اسلامی دنیا کو بالعموم یہودیوں کے اصل عزائم سے آگاہی ہو۔ یہ جمہوری تماشہ جو ہم نے اپنے ملک میں رچا رکھا ہے، یہ یہودیوں اور ان کے حواریوں کی پیداوار ہے، جس کے نتیجے میں ایک عورت اسلامی تاریخ میں پہلی دفعہ سربراہِ حکومت بننے میں کامیاب ہوئی۔ یہ کمال اس جمہوریت کا ہے، جس کے نتیجے میں ہمیں وہ دن دیکھنا پڑا ..... ! لیکن افسوس صد افسوس کہ ہمارے بزرگانِ دین، علماء، حکماء و فقہاء سبھی اس خوبصورت پری کے عاشق ہیں، جمہوری نظام کے داعی ہیں، بلکہ جمہوریت کی منقبتیں سنانے میں رطب اللسان ہیں، جمہوری عمل میں حصے دار ہیں اور پوری دنیا نے دیکھا کہ ایک عورت کی سربراہی کے خلاف قرآن و حدیث سے مواد پیش کرنے والے خود انتخابات میں سرگرم عمل تھے۔ کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ اس طرز انتخابات کے نتیجے میں کیا کیا ہو سکتا ہے؟ شاید سب کچھ جانتے ہوئے بھی ہمارے بزرگ مجبور تھے کہ وہ انتخابات میں حصہ لیں اور بار بار حصہ لیں !

لوگ مجبور کیوں ہیں؟ کیا اتنی بڑی مجبوری ہے، جس کا کوئی مداوا نہیں ہو سکتا۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجبوری مغرب کی طرف سے آئی ہے، لیکن درحقیقت اس مجبوری کے پیچھے بھی یہودیوں کا ہاتھ ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہمیں کچھ غور کرنا ہوگا۔

اس صدی کے شروع میں (۱۹۰۵ء) روس میں ایک ایسا کتابچہ منظر عام پر آیا، جس میں یہودیوں کے اعلیٰ ترین بزرگوں نے خفیہ اجلاسوں میں اپنی قوم کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کیا۔ اس کتابچے کو منظر عام پر لانے والے تھے، پروفیسر نائلس (NILLUS) جو روس میں ایک چرچ کے پادری تھے۔ پہلا کتابچہ روسی زبان میں شائع کیا گیا تھا۔ یہودیوں کی بدنام زمانہ تنظیم "فری میسن" کو کون نہیں جانتا۔ انہوں نے دنیا کے ہر ملک بلکہ ہر بڑے شہر میں "فری میسن لاج" بنا رکھے تھے۔ مقامی زبان میں ہم لوگ ان گھروں کو "جادو گھر" کہا کرتے تھے۔ ان میں سے کوئٹہ چھاؤنی اور لاہور مال پر واقع فری میسن لاج تو میں نے خود دیکھے ہیں۔ ان گھروں میں صرف اس تنظیم کے ممبران ہی جا سکتے تھے اور ان کے اجلاس انتہائی رازداری کے ساتھ ہوتے اور دنیا میں اب بھی ہوتے ہیں۔ اسی خفیہ تنظیم کی ایک عورت نے ان رازوں کو افشا کر دیا، جو مندرجہ ذیل بیان سے صاف ظاہر ہے۔ یہ پیراگراف اسی کتابچے کے تعارف

Introduction to the Protocols

سے لیا گیا ہے اور کتاب کا نام ہے

Protocols of the meetimgs of the Elders of Zion

پیراگراف ملاحظہ فرمائیے:

He says that a copy had been handed over to him by a friend, being a true translation of an original document (probably in Hebrew) stolen by a woman from one of the most influential and highly initiated leaders of free-mascnry, at the end of a meeting of the Jews initiated in France"The nest of Jewish Masonic Conspiracy"

ترجمہ: پروفیسر نائلس کہتا ہے کہ اس کتابچے کی ایک نقل اس کو ایک دوست کے ذریعے ملی، جو کہ اصل مسودے کا صحیح ترجمہ تھا۔ یہ مسودہ ان انتہائی خفیہ اجلاس کی کارروائی پر مشتمل تھا، جو ایک عورت چرانے میں کامیاب

## یہودی مفکرین نے صدیوں قبل جو جال پھیلایا تھا، ہم بڑی عقیدت، رغبت اور ایمانداری کے ساتھ خود کو اس میں پھنسا چکے ہیں

ہوگئی، جو کہ فرانس میں منعقد ہوا تھا یا جس کا آغاز فرانس سے ہوا تھا۔ اس خفیہ میٹنگ کا نام تھا "یہودی خفیہ تنظیم کی سازشوں کا آشیانہ"!

اس کے بعد ہی روس میں مارچ ۱۹۱۷ء میں زار روس کا تختہ الٹ دیا گیا اور روس میں بالشویک انقلاب برپا ہوا۔ پروفیسر نائلس کو گرفتار کر لیا گیا اور اذیتیں دے دے کر ختم کر دیا گیا اور ساتھ ہی یہ حکم نافذ کر دیا گیا کہ جس شخص کے پاس یہ کتابچہ پایا گیا، اسے گولی مار دی جائے گی۔ ابھی تک یہ کتابچہ روس، جنوبی افریقہ اور اسرائیل میں ممنوع ہے۔ اس کو رکھنے والا شخص قانوناً قابلِ سزا ہے۔ اس کتابچے کا انگریزی ترجمہ ایک برطانوی صحافی "ڈکٹر۔ ای۔ مارسڈن" نے کیا، جو انقلابِ روس کے وقت اخبار "مارننگ پوسٹ" کا روس میں اخباری نمائندہ تھا۔ مارسڈن اور نائلس اصل میں چاہتے کیا تھے؟ مندرجہ ذیل پیراگراف ملاحظہ فرمائیے، تو ساری بات سمجھ میں آجائے گی۔

Nilus was very much concerned to expose

> یہودی تعلیم یافتہ طبقے کے ذریعے
> اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتے
> تھے اس لیے ووٹ کی قیمت برابر
> کر کے تعلیم اور ذہنی سطح کے فرق کو مٹا دیا گیا۔

ruthless, cold-blooded conspiracy for the destruction of the Christian Civilization. Naturally he was interested mainly to save Christianity although the "Jewish Masonic Conspiracy" is a threat-much of it already realized to all cultures, specially the Islamic thought and civilization. Christianity was just a first phase of its multi-pronged thrust in all directions.

ترجمہ:- نائلس یہودیوں کی ان بے رحم اور سفاک خفیہ سازشوں سے پردہ اٹھانا چاہتا تھا، جو عیسائی تہذیب و تمدن کو تباہ و برباد کرنے کے لیے کی جا رہی تھیں۔ قدرتی طور پر پروفیسر نائلس کا اصل مقصد تو عیسائیت کو اس تباہی سے بچانا تھا، حالانکہ یہ سازشیں تو دنیا کی تمام دوسری اقوام کی تباہی کے لیے کی جا رہی تھیں، جو یہودی نہیں ہیں، خصوصی طور پر فلسفۂ اسلام اور اسلامی تہذیب و تمدن، عیسائیت کی تباہی تو صرف ان کا پہلا مرحلہ تھا۔

انقلابِ روس دراصل یہودی بزرگوں کی ان خفیہ سازشوں کا ایک حصہ تھا، جو وہ پوری دنیا میں پھیلانا چاہتے تھے۔ جیسے میں نے شروع ہی میں کہا تھا کہ مارکس کون تھا؟ وہ یہودی تھا اور فری میسن کا کارندہ تھا۔ مندرجہ ذیل پیراگراف ملاحظہ فرمائیے:

The years have shown that almost every great world event has followed the course laid

ness, has come forth all our strength, which has now brought us to the thresh hold of sovereigaty over all the world.

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ نے اپنے منتخب لوگوں کو دنیا میں بکھر جانے جیسے تحفے سے نوازا۔ دنیا والوں نے اس بکھرنے کو ہماری کمزوری گردانا حالانکہ ہم طاقت ور بن کر ابھرے حتیٰ کہ ہمیں پوری دنیا سے طاقت ور ہونے کے قریب تر کر دیا۔

اسی کتاب میں بینجمین ڈزرائیلی جن کا اصل نام اسرائیلی تھا ۱۸۴۸ء میں کہا :-

"The world is governed by different personages from what is imagined by those who are not behind the scenes" He went on to show that these personages were all jews.

ترجمہ :- کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ دنیا کے جو بھی حکمران نظر آ رہے ہوتے ہیں، دراصل ان کے پیچھے حکومت کرنے والے ہاتھ اور ہوتے ہیں۔ اس نے کہا کہ درپردہ لوگ تمام کے تمام یہودی ہوتے ہیں۔

یہودیوں کے بزرگوں نے اپنے عزائم کی تکمیل کے لیے ایک خفیہ نقشہ تیار کیا اس نقشے میں یہودی قوم کو ایک بہت بڑے سانپ سے تشبیہہ دی۔ پروگرام کے مطابق، اس سانپ نے ۴۲۹ قبل از مسیح یورپ کے ایک ملک یونان سے اپنے سفر کا آغاز کیا۔ اس وقت یونان کا حکمران پیریکلز (PERICLES) تھا۔ ۶۹ قبل از مسیح یہ روم میں داخل ہوا۔ اس وقت روم کا حکمران آگسٹس تھا۔ تیسرے مرحلے میں یہ میڈرڈ (MADRID) میں داخل ہوا جبکہ وہاں کا حکمران چارلس پنجم تھا۔ چوتھے مرحلے میں یہ پیرس جبکہ وہاں کا حکمران ۱۷۹۰ء میں لوئیس ۱۶ (XVI) تھا۔ پانچواں ملک برطانیہ سن عیسوی ۱۸۱۴ء حتیٰ کہ نپولین کو فرانس میں زوال

down by the secret authors, the elders of Zion, of the 33rd. Degree, Wars, Slumps, Revolutions, the rise of cost of living and chronic unrest awe all foretold as leading to the ultimate goal of world conquest through the back-door means.

ترجمہ :- ماضی کے واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا میں رونما ہونے والے بڑے بڑے واقعات یہودی بزرگوں کی مرتب کردہ خفیہ دستاویزات کے عین مطابق رونما ہو رہے ہیں۔ پوری دنیا میں جنگ و جدل، انقلابات، قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ، مستقل بے چینی دراصل چور دروازوں سے پوری دنیا کو زیر نگیں کرنے کے حربے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ان مسودات کا مجموعہ جدید یہودیت کے روحانی باپ مرحوم تھیوڈور ہرزل نے ۱۸۹۷ء میں چھپوایا تھا، ہرزل کے جانشین ڈاکٹر ویزمین نے ۱۹۲۰ء میں کہا :-

A beneficent protection which God has instituted in the life of the Jew is that He has dispersed him all over the world.

یہودی کی زندگی کے لئے ایک انتہائی مفید حفاظت جو اللہ تعالیٰ نے تفویض کر دی ہے وہ یہ ہے کہ اسے (یہودی کو) پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے۔

آگے چل کر ڈاکٹر ویزمین کہتا ہے۔

"God has granted to us, His chosen People the gift of dispersion, and from this, which appears to all eyes to be our weak-

آگیا۔ اس سانپ کے سفر کی چھٹی منزل یا نشانہ ١٨٨١ء برلن ١٨٨١ء کو اس نے اپنا منہ روس کی طرف کر لیا۔ سانپ کے راستے کے جتنے ملک اوپر بیان کیے گئے ہیں ان ممالک میں یہودی ذہن جو چاہتا تھا، کرتا چلا آیا۔ حتیٰ کہ ١٩٠٥ء میں اس نے اپنی پوری توجہ، پوری توانائی کے ساتھ روس میں مرکوز کر دی۔ یہ وہی وقت تھا جب یہ مسودہ پروفیسر نائلس کے ہاتھ لگا۔ روس میں جو انقلاب برپا ہوا تھا اس سے متعلق پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے۔

ایک اور پیراگراف ملاحظہ فرمائیے:

It is now well-known to us to what extent the latter cities from the centres of the militant jewish race. Constantinople is shown as the last stage of the Snake's course before it reaches Jerusalem.

ترجمہ: یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ متذکرہ بالا شہروں

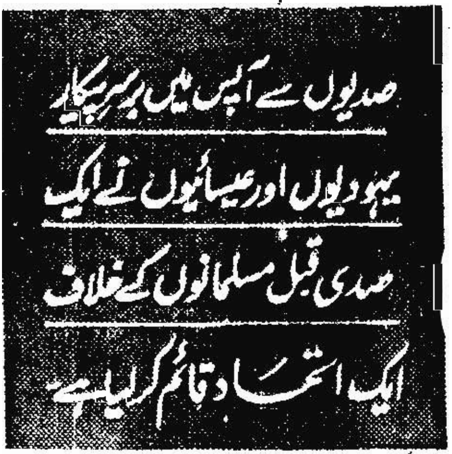
صدیوں سے آپس میں برسرِپیکار
یہودیوں اور عیسائیوں نے ایک
صدی قبل مسلمانوں کے خلاف
ایک اتحاد قائم کر لیا ہے

میں کس قدر یہودی نسل کا اثر و رسوخ ہے۔ یروشلم پہنچنے سے پہلے سانپ کے سفر کا آخری مرحلہ قسطنطنیہ ہے۔

اگر ہم غور کریں، تو حیرت ہوتی ہے کہ ٤٢٩ ق م میں یہودی بزرگوں کے پروگرام کے تحت کی جانے والی کارروائی نے آگے چل کر یونان کے کلچر کو یوں تباہ و برباد کر دیا، جیسے اجڑے ہوئے کھیت۔ یہ وہی یونان ہے، جس نے دنیا کے اس انسان کو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی مہیا کی۔ یونانی فلاسفر، نقاد، دانشمندان، ریاضی دان آج تک پوری دنیا کے لیے ایک ضرب المثل کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ آج نئی نسل یہ بھی نہیں جانتی کہ یونان واقع کہاں ہے۔ سکندرِ اعظم کی عظیم فتوحات آج تک یونانیوں کے لیے ایک قابلِ فخر کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔

یہودی مفکرین نے یورپ و امریکہ کو پہلا نشانہ بنانے کا جو عزم کیا تھا، اس کے تحت انہوں نے سب سے پہلے دو اہم ترین قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ عوام الناس کے اخلاق کی تباہی اور معیشت کو ختم ہونے والی پیچیدگیوں سے دوچار کر دینا۔ آگے چل کر ان کی ترجیحات میں پریس پر کنٹرول تھا۔ یہ تینوں مقاصد حاصل کیے جا چکے ہیں۔ آج یہودی جس خبر کو چاہے، دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دے۔ جس خبر کو چاہے سچ ثابت کر دے، جس خبر کو چاہے جھوٹ ثابت کر دے۔ معیشت پر یہودی کنٹرول کون نہیں جانتا۔ آج امریکہ جیسا عظیم ملک یہودیوں کا مرہونِ منت ہے۔

یوں تو یہودیوں نے اپنے عزائم کی تکمیل کے لیے پوری دنیا میں متعدد اقدامات کیے اور حسبِ منشا ان کے نتائج بھی اپنے حق میں کر لیے لیکن انہوں نے موجودہ جمہوریت کو فروغ دے کر پوری دنیا کو جو قوت بنایا جو آج ہمیں تاریخ کے اس موڑ پر لے آئی ہے جہاں ہمارے لیے تاریخِ اسلام میں پہلی دفعہ ایک عورت کی سربراہی قبول کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں رہ گیا۔ ملاحظہ فرمائیے (صفحہ ٧٠) سے:

Voting which we have made the instrument which will set us on the throne of the world. To secure this we must have everybody vote without distinc-

tion of classes and qualifications in order to establish absolute majority, which nannot be got from the educated classes. In this way we shall create a blind, mighty force which will never be in a position to move in any direction without the guidance of our agents set at its head by us as leaders of the mob. The people will submit to this regime because it will know that upon these leaders will depend its earnings, gratifications and the receipts of all kinds of benefits.

ترجمہ :- ووٹ کو ہم ہتھیار کے طور پر استعمال کریں گے، جو ہمیں دنیا کی حکمرانی حاصل کرنے کے لیے مدد دے گا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ہم ووٹ کی قیمت سب کے لیے برابر کر دیں گے جس میں کسی مخصوص کلاس یعنی طبقہ یا تعلیم کے فرق کو مٹا دیں گے تا کہ ہم فیصلہ کن اکثریت حاصل کر سکیں۔ تعلیم یافتہ طبقے کے ذریعہ ہم یہ مقصد حاصل نہیں کر سکتے۔ اس طریقے سے ہم ایک اندھی مگر زبردست عوامی طاقت حاصل کر لیں گے، جو کبھی بھی اس قابل نہیں ہو گی کہ اپنی سمت تبدیل کر سکے، سوائے اس کے جو ہمارے ایجنٹ انہیں بتائیں گے، جنہیں ہم انسانی انبوہ کا لیڈر بنا دیں گے۔ لوگ اس نظام کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں گے کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتے ہوں گے کہ ان کی کمائیاں مراعات و مفاد اسی میں مضمر ہے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہودی منکرین نے آج سے صدیوں پہلے جو جال پھیلایا تھا ہم کس طرح انتہائی عقیدت و رغبت، ایمان داری اور عزم صمیم سے۔ اس جال میں اپنے آپ کو پھنسا چکے ہیں۔

کتنے چاؤ سے ہم نے جمہوریت کی زنجیریں اپنے پاؤں میں پہن رکھی ہیں۔ کتنا ہمیں ناز ہے کہ آج پاکستان دنیا کے جمہوری اور معزز ممالک کی صف میں آن کھڑا ہوا ہے جہاں اس کی عظمت کو چہار سو چار چاند لگ گئے ہیں۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ اسی ووٹ کے بل بوتے پر ہم پاکستان جیسے اسلام کے قلعے کی بنیادوں میں دراڑیں ڈالنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اسی خوبصورت دیوی کے حسن کی پرستش کی نذر ہم اپنے دین تک کو کر چکے ہیں۔ اسی کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر ہم یہ بھول گئے کہ ہم حامل قرآن امت ہیں جنہیں اقوامِ عالم کی امامت پر مامور کیا گیا تھا۔ ہم نے بلالحاظ رنگ و نسل، مذہب و فرقہ دنیا کے تمام انسانوں کو ہر قسم کی غلامی سے آزاد کروانا تھا، لیکن حیف کہ ہم خود ہی دشمنوں کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس گئے۔ ہمارے بال و پر کاٹ کر رکھ دیئے گئے، ہم بے بس بنا دیئے گئے۔

اس لیے جنابِ والا! کہ ہم قرآن کو چھوڑ کر روایات میں کھو گئے، وہی قرآن جو فرقوں، جماعتوں اور پارٹیوں کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ:-

"جو کتاب اللہ کے مطابق حکومت نہیں کرتے تو یہی لوگ کافر ہیں" (۵:۴۴)

اور اس کے بعد خود رسولِ خدا سے ارشاد ہوا کہ

ترجمہ :- (اے رسولؐ) تم ان لوگوں میں کتاب اللہ کے مطابق حکومت قائم کرو اور جب یہ کتاب (الحق) تمہارے پاس آ چکی ہے تو پھر انسانوں کے خیالات اور آراء کا اتباع مت کرو۔ (۵:۴۸)

اتنے واضح احکاماتِ قرآنی کے باوجود ہم صدیوں سے جمہوریت کے اس صحرائے بے آب و گیاہ میں سفر کرنے پر مجبور رہیں تو کیوں؟ ہم لوگ ایک عادلانہ و منصفانہ نظامِ حکومت کی تلاش میں سرگرداں ہیں تو کیوں؟ ہم پیاسے اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہیں اور ٹھنڈے پانی کا مشکیزہ ہمارے بغل میں ہو، تو ہم کس کو ٹھہرائیں؟ جہاں تک انسانی

زندگی کی رہنمائی اور امورِ مملکت کا تعلق ہے، قرآنی اصول و اقدار کا مفہوم متعین اور واضح ہے۔ ارشاد جب وہ اسلامی مملکت کے متعلق کہتا ہے کہ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ (۴۲ : ۳۸) ان کے معاملات باہمی مشاورت سے طے ہوں گے، تو بتائیے کہ اس اصول کا مفہوم سمجھنے میں کسی قسم کا ابہام یا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ فرق صرف ان اصولوں کو بروئے کار لانے کا ہے ———— دین صرف دو جماعتوں کا تقاضا کرتا ہے، جماعتِ مومنین اور جماعتِ کافرین۔ کسی مخصوص طبقے یا جماعت کو دین کا متبادل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جب، ہم دین کے بنیادی فیصلوں کے برعکس دیگر اسلام پسند جماعتیں بنانے میں آزاد ہوں گے اور جمہوریت کے اصولوں کے مطابق ایک دوسرے کے مقابلے پر میدان سیاست میں اتر آئیں گے اور بلا تشخیص عقل و شعور سب کے لیے رائے دہی کا اصول اپنا لیں گے تو نتیجے میں حکمران بننے کے لیے جماعت کی سربراہ چاہے عورت ہی ہو، آپ کو اسے سلام کرنا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی کرنا پڑا اور اس کے مہلک نتائج کا سامنا بھی ہوا۔

**بنجمن ڈزرائیلی نے کہا!**

**دنیا کے تمام حکمرانوں کے پیچھے حکومت کرنے والے اصل ہاتھ دراصل یہودیوں کے ہوتے ہیں۔**

———— کیا ہم اس جمہوریت کے عمل میں خود حصے دار نہیں؟ جہاں سر گنے جاتے ہیں، کیا ہم نے خود ہی اپنے ناخنوں سے اپنے سر خون آلود نہیں کر لیے؟ اور اب بہتے ہوئے خون کو دیکھ کر خود ہی حیران و پریشان ہیں کہ یہ خون کہاں سے آ رہا ہے اور ثابت کرنے بیٹھ گئے ہیں کہ ہم ناحق خون نہیں بہنے دیں گے۔

آخر میں میں یہودی بزرگوں کا پیش کردہ نقشہ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کروں گا، جس میں ان کی آخری منزل "فلسطین" دکھائی گئی ہے، (یہودی قوم) یعنی سانپ کا سر یروشلم پر دکھایا گیا ہے اور اس کا کنڈل بہت سارے ملک کے علاقوں کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔

یہ تمام ممالک اسلامی ممالک ہیں۔ صدیوں پرانے خاکے میں انہوں نے حقیقی رنگ بھر کر پوری دنیا کو دکھا دیا ہے کہ جو ان لوگوں نے سوچا وہ کر دکھایا۔ ہم تو بچپن سے علماء اور اساتذہ کی زبانی سنتے رہے ہیں کہ یہودیوں کا کوئی وطن نہیں ہو سکتا۔ یہ قرآن کا فیصلہ ہے، یہ حدیث کا فیصلہ ہے۔ نہ جانے یہ سچ ہے یا جھوٹ، لیکن یہ سچ ہے کہ آج ملک اسرائیل ایک خواب نہیں، حقیقت بن کر پوری دنیا کے لیے عمومی اور مسلمانوں کے لیے خصوصی چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسرائیل کی فوج، اسرائیل کا محکمۂ جاسوسی، اسرائیل کی ایٹمی صلاحیت، اسرائیل کا جدید ترین اسلحہ پوری دنیا کے لیے خطرے کی علامت بن کر ابھر چکا ہے۔ اسلامی دنیا کے لیے اسرائیلی ریشہ دوانیوں کا جال مسلمانوں کی عقل و شعور، غیرت و حمیت، دینی تقاضوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے جنہیں ہم دوست سمجھتے ہیں، وہ بھی یہودیوں کے ہاتھوں میں کھلونے بن چکے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں، اسٹیفن سولارز کی کارستانیاں جو دیکھنے کو امریکی، لیکن کٹر یہودی ہے اور پاکستان کا کھلا دشمن۔

آئیے سب مل کر حالات کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اختلافِ رائے کو بھی ایک ہونے کے لیے استعمال کریں

Let us differ
to unite

اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو اور محمد عربی کا دستِ شفقت ہمارے سروں پر قائم رہے۔ آمین۔

**مولانا حکیم محمود احمد ظفر مدظلہ کی تصانیف دفتر نقیب ختم نبوت سے حاصل کریں!**

———— (ادارہ) ————

# مردم شماری

مجید لاہوری

ہوگیا ہے کام اب مردم شماری کا تمام
پوچھتا ہے آپ سے یہ آپ کا ادنیٰ غلام

مُلک میں موجود ہیں بہتّر سے بہتر آدمی
دیکھنے میں ایک سے ہے ایک بڑھ کر آدمی

آدمی ہی آدمی آباد ہیں اس دیس میں..
آدمی کتنے ہیں لیکن آدمی کے بھیس میں

کس قدر انسان ہیں اور کس قدر حیوان ہیں
ہیں فرشتے کتنے اور کتنے یہاں انسان ہیں

بھیڑیئے کتنے ہیں اور بھیڑوں کی کیا تعداد ہے
کتنے چیتے اور کتنی خرس کی اولاد ہے

کتنے کُتے ہیں کہ جو اپنی گلی میں شیر ہیں
کتنے گدھ ہیں اور سڑی لاشوں کے کتنے ڈھیر ہیں

ان میں کتنے سانپ اور بچھو ہیں کتنے اژدہے
کتنے گھوڑے کتنے خچر اور ہیں کتنے گدھے

آدمی کتنے ہیں ان میں کتنے آدم خور ہیں ؟
اہلِ دانش کس قدر کتنے "بلنڈر بور" ہیں

مردم آزاروں کی بھی مردم شماری کیجیے
اور "ڈان" اخبار میں اعلان جاری کیجیے

خرس کا سر، شکل بندر کی ہے منہ خنزیر کا
ایک پہلو یہ بھی ہے انسان کی تصویر کا